اعتکاف کے مسائل

تحریر

شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

اسلامک دعوۃ سنٹر ،مسرہ ۔طائف

Maqubool Ahmed Maquboolahmad.blogspot.com
SheikhMaquboolAhmedFatawa islamiceducon@gmail.com
Sheikh Maqbool Ahmed salafi Off page 00966531437827

اعتکاف کے مسائل

مقبول احمد سلفی

اسلامک دعوۃ سنٹر-شمالی طائف

اعتکاف اور اس کا حکم:

اعتکاف کا تعلق رمضان کے آخری عشرے سے ہے۔ یہ قرب الہی کا اہم ذریعہ ہے۔اس سے متعلق متعدد فضائل وارد ہیں مگر سب کے سب ضعیف ہیں تاہم اس کی مشروعیت وترغیب متعدد آیات واحادیث سے ثابت ہے۔ہاں اعتکاف عبادت ہے نیز مسجد میں اعتکاف کی بدولت مختلف قسم کی نیکیاں کرنے کا موقع ملتا ہے اس لئے ان سب کی فضیلت واجر اپنی جگہ مسلم ہے

۔

اللہ کا فرمان ہے:

وَعَهِدْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ (البقرۃ:125)

ترجمہ: اور ہم نے ابراہیم واسماعیل علیہ السلام کو تاکید کی کہ وہ میرے گھر کو طواف کرنے

والوں،اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے صاف ستھرا رکھیں۔

نیز اللہ کا فرمان ہے : وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ (البقرة:187)

ترجمہ: اوراگر تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھے ہو تو پھر اپنی بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔

اور نبی ﷺ کے متعلق عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے:

أن النبيَّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم كان يعتكفُ العشرَ الأواخرَ من رمضانَ حتى توفاهُ اللهُ، ثم اعتكفَ

أزواجُهُ من بعدِهِ .(صحيح البخاري:2026، صحيح مسلم:1172)

ترجمہ: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کرتے رہے اور آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے اعتکاف کیا۔

قرآن و حدیث کے علاوہ اجماع امت سے بھی اس کی مشروعیت ثابت ہے جیساکہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے۔(وشرح العمدۃ:711/2).

دلائل کی رو سے اعتکاف واجب نہیں بلکہ سنت ہے الا یہ کہ کوئی اعتکاف کی نذر مان لے تو اس

کے حق میں واجب ہو گا۔

اعتکاف کی جگہ:

جس طرح مرد کے لئے اعتکاف مسنون ہے اسی طرح عورت کے لئے بھی اعتکاف مشروع ہے۔اور یہ بھی واضح رہے کہ اعتکاف کی جگہ صرف مسجد ہے۔ جیسا کہ اوپر قرآن کی آیت سے واضح ہے اور نبی ﷺ نے اس پہ عمل کر کے دکھایا ہے۔اگر عورت اعتکاف کرے تو اسے بھی مسجد میں ہی اعتکاف کرنا ہو گا خواہ جامع مسجد ہو یا غیر جامع۔ صرف جامع مسجد میں اعتکاف والی روایت (لاَ اعْتِكَافَ إِلاَّ فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ) پر کلام ہے۔اگر جامع مسجد میں اعتکاف کرے تو زیادہ بہتر ہے تاکہ نماز جمعہ کے لئے نکلنے کی ضرورت نہ پڑے۔

اعتکاف کا وقت:

نبی ﷺ نے رمضان میں اکثر دس دنوں کا اعتکاف کیا ہے اس لئے افضل ہے کہ رمضان کے آخری عشرے میں دس دنوں کا اعتکاف کرے کیونکہ آخری عشرے کی بڑی فضیلت آئی ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ اعتکاف کی دل سے نیت کرے اور بیسویں رمضان کا سورج ڈوبتے ہی مسجد میں داخل ہو جائے۔ یہ اکیسویں کی رات ہو گی۔ رات بھر ذکر واذکار اور نفلی عبادات

میں مصروف رہے اور فجر کی نماز پڑھ کے اعتکاف کی جگہ پہ چلا جائے۔ عید کا چاند ہوتے ہی اعتکاف ختم کر دے۔

اعتکاف کے مباح امور:

بحالت اعتکاف مسجد میں کھانا پینا، غسل کرنا، بقدر ضرورت بات کرنا، تیل خوشبو استعمال کرنا، بغیر شہوت بیوی سے بات چیت اور اسے چھونا، ناگزیر ضرورت کے لئے باہر جانا مثلا مسجد میں بیت الخلاء نہ ہو تو قضائے حاجت کے لئے، جمعہ والی مسجد نہ ہو تو نماز جمعہ کے لئے، کھانا کوئی لادینے والا نہ ہو تو کھانا کے لئے وغیرہ۔

اعتکاف کے منافی امور:

بلاضرورت مسجد سے باہر جانا، جماع یا کسی اور طرح سے قصداً منی خارج کرنا اعتکاف کے بطلان کا سبب ہے۔ اسی طرح حیض ونفاس بھی عورت کا اعتکاف باطل کر دے گا۔ ان کے علاوہ بلاضرورت بات چیت، غیر ضروری کام میں تضییع اوقات یا عبادت کے منافی کام جھوٹ وغیبت سے بچے۔ یہ بطلان کا سبب تو نہیں مگر ان سے اعتکاف کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مریض کی عیادت، نماز جنازہ اور دفن کے لئے مسجد سے باہر نکلنا بھی جائز نہیں ہے۔

اعتکاف کے مسنون اعمال:

معتکف کو چاہئے کہ دس دنوں میں کثرت سے تدبر کے ساتھ تلاوت، ذکر واذکار، دعا واستغفار اور نفلی عبادات انجام دے۔ خشوع و خضوع اور خضور قلبی کے ساتھ اللہ سے تعلق جوڑنے پہ محنت و مشقت کرے۔ رمضان تقوی کا مظہر ہے، اعتکاف سے تقوی کو مزید تقویت بخشے۔ ان ہی دنوں میں لیلۃالقدر بھی آتی ہے معتکف کے لئے اسے پانی کا سنہرا موقع ہے، آپ ﷺ نے اسی غرض سے تینوں عشرے میں اعتکاف کیا۔ جب آخری عشرے میں شب قدر کی خبر ملی تو اس میں اعتکاف کرنے لگے۔

مزید چند مسائل:

☆اعتکاف کی اس طرح نیت کرنا "نویت سنت الاعتکاف للہ تعالیٰ" (میں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے سنت اعتکاف کی نیت کی) بدعت ہے۔ نیت محض دل سے کرنا ہے۔

☆اعتکاف کے لئے روزہ شرط نہیں (لااعتکاف الا بصوم) والی روایت پہ کلام ہے۔

☆مسجد میں عورت کے لئے جب تک مخصوص و محفوظ جگہ نہ ہو تب تک اسے اعتکاف میں بیٹھنا جائز نہیں۔

☆صرف تین مساجد میں اعتکاف کا اعتقاد بھی صحیح نہیں ہے۔

☆اعتکاف کی مدت متعین نہیں ہے اس لئے دس دن سے کم اور زیادہ کا بھی اعتکاف کیا جا سکتا ہے۔حدیث میں کم از کم ایک دن ایک رات کے اعتکاف کا ذکر آیا ہے۔

☆رمضان کے علاوہ دیگر ماہ میں بھی اعتکاف کیا جا سکتا ہے جیسا کہ نبی ﷺ سے ثابت ہے۔

☆اگر کسی نے اعتکاف کی نیت کی (نذر نہیں مانی) مگر حالات کی وجہ سے اعتکاف نہیں کر سکا تو اس پہ کچھ نہیں ہے۔

☆اجتماعی اعتکاف اس طرح کہ ایک مسجد میں کئی معتکف ہوں جائز ہے مگر اجتماعی صورت سے ذکر یا دعا یا عبادت کرنا صوفیاء کی طرح جائز نہیں ہے۔

اعتکاف سے متعلق بعض ضعیف احادیث:

(1)مَنِ اعتَكَفَ عشرًا في رمضانَ كانَ كحجَّتينِ وعُمرتينِ۔(السلسلة الضعيفة:518)

ترجمہ: جس شخص نے رمضان المبارک میں دس دن کا اعتکاف کیا،اس کا ثواب دو حج اور دو عمرہ کے برابر ہے۔

(2)مَنِ اعتكف يومًا ابتِغاءَ وجهِ اللهِ ؛ جعل الله بينَه وبينَ النارِ ثلاثةَ خنادقَ ، كُلُّ خَندَقٍ أَبْعدُ مِمَّا بينَ الخافِقَيْنِ. (السلسلة الضعيفة:5345)

ترجمہ: جو شخص اللہ کی رضا کے لئے ایک دن اعتکاف کرتا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقوں کا فاصلہ کر دیتا ہے۔ ہر خندق مشرق سے مغرب کے درمیانی فاصلے سے زیادہ لمبی ہے۔

(3)أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في المعتكف هو يعكف الذنوب ، ويجرى له من الحسنات كعامل الحسنات كلها(ضعيف ابن ماجه:352).

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کرنے والے کے بارہ میں فرمایا: وہ گناہوں سے باز رہتا ہے، اوراس کے لیے سب نیکی کرنے والے کی طرح نیکی لکھی جاتی ہے۔

(4)مَنِ اعتكفَ إيمانًا واحتسابًا غُفِرَ لَهُ ما تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (ضعيف الجامع (5452).)

ترجمہ: جس نے ایمان اوراجر وثواب کی نیت سے اعتکاف کیااس کے پچھلے سارے گناہ معاف کردئے جاتے ہیں۔

(5)لا اعتكافَ إلا في المساجدِ الثلاثةِ(ضعيف عند شیخ ابن باز، مجموع فتاوی ابن باز25/218)

ترجمہ: اعتکاف تین مساجد کے علاوہ کسی میں نہیں۔

======================

نوٹ: اسے خود بھی پڑھیں اوردوسروں کو بھی شیئر کریں۔

مزید دینی مسائل،جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں-

YOUTUBE LINK KE LIYE CLICK KARE

WEBSITE KELIYE CLICK KARE

MAZEED PDFS KE LIYE CLICK KARE

DATE :17/4/2022